وبائی امراض سے بچانے میں معاون

دس وصیتیں

تالیف

فضیلۃ الشیخ عبدالرزاق البدر حفظہ اللہ

(مدرس مسجدِ نبوی)

ترجمہ

الطاف الرحمن ابوالکلام سلفی

مراجعہ

فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر عبدالحمید ظفر حفظہ اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدُ لله يُجِيبُ المُضْطَرَّ إذا دعاهُ، ويُغِيثُ المَلهُوفَ إذا ناداهُ، ويَكْشِفُ السُّوءَ، ويُفَرِّجُ الكُرُبات، لا تحيا القلوب إلا بذكره، ولا يقع أمر إلا بإذنه، ولا يُتَخَلَّصُ مِنْ مَكْروهٍ إلا برحمتِهِ، ولا يُحْفَظُ شيءٌ إلا بكلاءَتِه، ولا يُدْرَكُ مأمولٌ إلا بتَيْسِيرِهِ، ولا تُنالُ سَعَادَةٌ إلا بطاعتِهِ.

وأَشْهَدُ أن لا إله إلا الله، وَحْدَهُ لا شريكَ له، رَبُّ العالمين، وإِلهُ الأوَّلين والآخرين، وقَيُّومُ السَّماوات والأَرضين.

وأَشْهَدُ أنَّ مُحَمَّدًا عبدُهُ ورسولُهُ، المَبْعوثُ بالكتابِ المُبينِ، والصِّراطِ القَويم، صلَّى اللهُ وسَلَّمَ عليه، وعلى آله وصَحْبِه أجمعين.

أما بعد:

یہ دس مفید وصیتیں ہیں جنہیں میں اِن دنوں پھیلی ’’کرونا‘‘ نامی وبائی بیماری اوراس کی وجہ سے لوگوں کے مابین واقع بے چینی کے مناسبت پر بطورِ تذکیر دہرانا چاہتا ہوں۔

اللہ سے دعا گو ہوں کہ اے اللہ ہم پر سے ہر طرح کی بلا وتکلیف کو دور فرما دے، سختی اور شدتِ مرض کو ہٹا لے، اور ہماری ان چیزوں کے ذریعہ حفاظت فرما جس کے ذریعہ تو نے اپنے صالح بندوں کی حفاظت فرمائی، بیشک تو ہی مددگار اور اس پر قدرت رکھنے والا ہے۔

١ بیماری نازل ہونے سے قبل پڑھی جانے والی دعا:

عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ: ’’جو شخص شام کو یہ دعا تین مرتبہ پڑھے اسے صبح تک کوئی ناگہانی آفت نہیں لاحق ہوگی۔

”بِسْمِ اللهِ الَّذِي لا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الأَرْضِ وَلا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ العَلِيمُ“۔

اور جو صبح کو تین مرتبہ یہ دعا پڑھے اسے شام تک کوئی ناگہانی آفت نہیں لاحق ہوگی‘‘۔ [سنن أبي داود: ۵۰۸۸، سنن الترمذي: ۳۳۸۸ وغیرہ].

۲ "لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ" کثرت سے پڑھا جائے:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَذَا النُّونِ إِذْ ذَهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ أَنْ لَنْ نَقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادَى فِي الظُّلُمَاتِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ ۞ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذَلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ﴾ [الأنبياء:۸۸]

مچھلی والے (حضرت یونس علیہ السلام) کو یاد کرو! جبکہ وہ غصہ سے چل دیئے اور خیال کیا کہ ہم اسے پکڑ نہ سکیں گے، بالآخر وہ اندھیروں کے اندر سے پکار اٹھا کہ الٰہی تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے بیشک میں ظالموں میں ہوگیا۔ تو ہم نے اس کی پکار سن لی اور غم سے نجات دے دی اور ہم ایمان والوں کو اسی طرح بچالیا کرتے ہیں۔

امام ابن کثیر رحمہ اللہ ﴿وَكَذَلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ﴾ کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ:

"یعنی جب مومن مصیبتوں میں گھر کر ہمیں پکارتے ہیں، بالخصوص اِس دعا کے ذریعہ تو ہم اُن کی دستگیری فرما کر تمام مشکلیں آسان کر دیتے ہیں۔

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے: "مچھلی والے (یونس علیہ السلام) کی دعا جوانہوں نے مچھلی کے پیٹ میں کی تھی وہ یہ ہے: "لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ"۔

سو جو بھی کسی معاملے میں اِس دعا کے ذریعہ اپنے رب سے فریاد کرے، تو اللہ اسے ضرور قبول فرماتا ہے"۔
[سنن الترمذي: ۳۵۰۵، مسند أحمد: ۱۴۶۲]

علامہ ابن القیم رحمہ اللہ اپنی کتاب ُالفوائدُ میں لکھتے ہیں:

"دنیا کے مشکلات کو دور کرنے والی توحید جیسی کوئی چیز نہیں، اسی لئے پریشانی کی دعا توحید قرار پائی، یونس علیہ السلام کی توحید بھری دعا کے ذریعہ اگر کوئی پریشان حال دعا کرے تو اللہ اس کی فریاد ضرور سنتا ہے اور اس کی پریشانی دور فرما دیتا ہے۔

واضح رہے کہ انسان کو بڑی مصیبتوں میں جھونکنے کا واحد سبب شرک ہے، اور اس سے نجات کا واحد سبب بھی

توحید ہے، معلوم ہوا کہ توحید ہی مخلوق کی پناہ گاہ، مأ وا و ملجأ اور قلعہ کی حیثیت رکھتا ہے، اسی کے ذریعہ اس کی فریاد رسی ہوتی ہے۔ وباللہِ التوفیق"۔ [الفوائد: ۵۳]

③ سخت ترین آزمائش سے اللہ کی پناہ طلب کریں:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سخت ترین آزمائش، بدبختی، تقدیر کے شر، اور دشمن کو خوش کر دینے والی آزمائش سے اللہ کی پناہ مانگا کرتے تھے۔ [صحیح البخاری: ۶۳۴۷، صحیح مسلم: ۲۷۰۷]

ایک دوسری روایت میں آپ ﷺ نے لوگوں کو حکم دیتے ہوئے فرمایا:

"لوگو! سخت ترین آزمائش، بدبختی، تقدیر کے شر، اور دشمن کو خوش کر دینے والی آزمائش سے اللہ کی پناہ مانگا کرو!!"۔ [صحیح البخاری: ۶۶۱۶]

چنانچہ ہم عربی میں ان الفاظ کے ساتھ دعا کریں:

"أعوذُ باللهِ مِنْ جَهْدِ البلاءِ، ودَرَكِ الشّقاءِ، وَسوءِ القضاءِ، وشَماتَةِ الأَعداءِ".

④ گھر سے نکلتے وقت کی دعا پر پابندی کریں:

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جب آدمی اپنے گھر سے نکلے تو یہ دعا پڑھے:

"بِسمِ اللهِ، تَوكّلتُ عَلى اللهِ، لا حَوْلَ وَلَا قُوّةَ إِلا بِاللهِ"۔ اللہ کا نام لے کر گھر سے نکل رہا ہوں، اللہ پر بھروسا کرتا ہوں، کسی شر اور برائی سے بچنا اور کسی نیکی یا خیر کا حاصل کرنا اللہ کی مدد کے بغیر ممکن نہیں۔

یہ دعا پڑھنے کے بعد اس سے یہ کہا جاتا ہے کہ تجھے ہدایت ملی، تیری کفایت کی گئی، اور تجھے (ہر بلا سے) بچا لیا گیا۔ چنانچہ شیطان اس سے دور ہو جاتا ہے اور دوسرا شیطان اس سے کہتا ہے تیرا داؤ ایسے آدمی پر کیونکر چلے جسے ہدایت دی گئی، اس کی کفایت کر دی گئی اور اسے (بلا سے) بچا لیا گیا"۔ [سنن أبي داود: ۵۰۹۴، سنن الترمذي: ۳۴۲۶]

⑤ صبح وشام اللہ سے عافیت طلب کرتے رہیں:

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ شام اور صبح کے وقت یہ دعائیں پڑھنا نہ چھوڑتے، (یعنی اس پر مداومت برتا کرتے):

”اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ العافِيَةَ في الدُّنيا و الآخِرَةِ. اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ العَفْوَ و العافِيَةَ في دِيني و دُنْيايَ و أَهْلِي و مالِي، اللَّهُمَّ اسْتُرْ عَوْراتِي، و آمِنْ رَوْعاتِي، اللَّهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ، و مِنْ خَلْفِي، و عَنْ يَمِينِي، و عَنْ شِمالِي، و مِنْ فَوْقِي، و أَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتالَ مِنْ تَحْتِي“۔

اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں ہر طرح کے آرام اور راحت کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے معافی اور عافیت کا طلب گار ہوں، اپنے دین و دنیا میں اور اپنے اہل و مال میں۔ اے اللہ! میرے عیب چھپا دے۔ مجھے میرے اندیشوں اور خطرات سے امن عنایت فرما۔ یا اللہ! میرے آگے، میرے پیچھے، میرے دائیں، میرے بائیں اور میرے اوپر سے میری حفاظت فرما۔ اور میں تیری عظمت کے ذریعے سے اس بات سے پناہ چاہتا ہوں کہ میں اپنے نیچے کی طرف سے ہلاک کر دیا جاؤں، یا دھنسا دیا جاؤں۔ [سنن أبي داود: ۵۰۷۴، مسند أحمد: ۴۷۸۵ وغیرہ]

⑥ دعاؤں کا بکثرت اہتمام کریں:

ابن عمر رضی عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم میں سے جس کسی کے لیے دعا کا دروازہ کھولا گیا تو اس کے لیے (گویا) رحمت کے دروازے کھول دیئے گئے، اور اللہ سے مانگی جانے والی - اس کے نزدیک پسندیدہ چیزوں میں سے - اس سے زیادہ کوئی چیز پسندیدہ نہیں کہ اس سے عافیت مانگی جائے“۔ [سنن الترمذي: ۳۵۴۸، وضعفه الألباني]

نیز اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

”إِنَّ الدُّعاءَ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ و مِمَّا لَمْ يَنْزِلْ، فَعَلَيكُم عِبادَ اللهِ بِالدُّعاءِ“۔

دعا اس مصیبت میں بھی فائدہ دیتی ہے جو نازل ہو چکی اور اس مصیبت سے بچانے کا بھی فائدہ دیتی ہے جو

ابھی تک نازل نہیں ہوئی ہے۔سوائے اللہ کے بندو! تم اللہ سے برابر دعا کرتے رہو۔ [سنن الترمذي: ۳۵۴۸ حسنہ الألباني]

⑦ ان جگہوں پر جانے سے بچا جائے جہاں وبا پھیلی ہو:

عبداللہ بن عامر سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ شام کے لیے روانہ ہوئے، جب آپ سَرْغ نامی مقام پر پہنچے تو آپ کو اطلاع ملی کہ شام میں طاعون کی وبا پھوٹ پڑی ہے، پھر عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: "جب تم کسی علاقے کے متعلق سنو کہ وہاں وبا پھوٹ پڑی ہے تو وہاں مت جاؤ، اور جب کسی ایسی جگہ وبا پھوٹ پڑے جہاں تم موجود ہو تو وہاں سے فرار اختیار کرتے ہوئے مت نکلو"۔ [صحيح البخاري: ۵۷۲۹، صحيح مسلم: ۲۲۱۹]

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لا يُورِدُ المُمْرِضُ على المُصِحّ"۔ بیمار کو صحت مند کے پاس نہ لاؤ۔ (یا بیمار اونٹ والا اپنے اونٹ کو صحت مند اونٹ کے پاس نہ لائے)۔ [صحيح البخاري: ۵۷۷۴، صحيح مسلم: ۲۲۲۱]

⑧ بھلائی اور احسان والے کام پر توجہ دیں:

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "صنائعُ المعرُوفِ تقي مَصارِعَ السُّوءِ، والآفاتِ، والهَلَكَاتِ، وأَهْلُ المعرُوفِ في الدُّنيا هُمْ أَهلُ المعرُوفِ في الآخِرَةِ"۔

اچھے کام کرنا برے انجام؛ آفتوں اور ہلاکتوں سے بچاتا ہے، اور جو دنیا میں بھلے ہیں وہی آخرت میں بھی بھلے ہوں گے۔ [مستدرک الحاکم: ۴۲۹]

امام ابن القیم رحمہ اللہ لکھتے ہیں: "مرض کا سب سے عظیم ترین نسخۂ علاج یہ ہے کہ خیر و بھلائی کا کام کیا جائے، اور ذکر و دعا، خشوع و خضوع، اور اللہ کے سامنے گڑگڑاتے ہوئے توبہ و انابت کیا جائے۔ ان امور کا دفعِ مرض اور حصولِ شفاء میں کافی اثر ہے، اور یہ طبعی دواؤں سے زیادہ عظیم و پُر تاثیر ہیں۔ البتہ یہ (الہی نسخہ) نفس کی استعداد، اسے دل سے قبول کرنے اور اس کے اندر نفع کا پختہ عقیدہ اور یقین رکھنے کے اعتبار سے فائدہ دیتا

ہے“۔ [زاد المعاد: ۴/ ۱۳۲]

⑨ قیام اللیل (تہجد) کی پابندی کریں:

بلال رضی اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لوگو! قیام اللیل یعنی تہجد کی پابندی کرو، کیوں کہ تم سے پہلے کے صالحین کا تہجد کے تئیں یہی طریقہ رہا ہے، اور رات کا قیام یعنی تہجد: اللہ سے قریب ونزدیک ہونے، گناہوں سے دور ہونے، برائیوں کو مٹانے اور بیماریوں کو جسم سے دور بھگانے کا ایک ذریعہ ہے“۔
[سنن الترمذي: ۳۵۴۹، صحیح ابن خزیمۃ: ۱۱۳۵]

⑩ کھانے پینے کے برتنوں کو ڈھانک کر رکھیں:

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ”برتن کو ڈھک کر رکھو، مشکیزے کا منہ باندھے رکھو، کیونکہ سال میں ایک رات ایسی آتی ہے جس میں وبا نازل ہوتی ہے۔ پھر جس بھی اَن ڈھکے برتن اور منہ کھلے مشکیزے کے پاس سے گزرتی ہے، تو اس وبا میں سے (کچھ حصہ) اس میں اُتر جاتا ہے“۔ [صحیح مسلم: ۲۰۱۴]

امام ابن القیم رحمہ اللہ کہتے ہیں: ”وهذا مِمَّا لا تَنالُهُ علومُ الأَطِبَّاء ومعارِفُهُم“۔ یہ (طبِ نبوی کا) ایسا علم ہے جس تک اطباء کے علوم ومعارف کی (اب تک) رسائی نہ ہوسکی۔ [زاد المعاد: ۴/ ۲۱۳]

اخیر میں عرض ہے ہر مسلمان واجبی طور پر اپنے امور کو اللہ کے سپرد کرے؛ اس سے فضل کے حصول کی امید اور اس پر کامل بھروسہ رکھے، کیونکہ سارے امور کی باگڈور اسی کے ہاتھ میں ہے، اور سب اسی کے تابع ہے۔

اور صبر واحتساب کے ساتھ لاحق شدہ مصائب سے فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ کیونکہ اللہ عزوجل کا اس شخص کے لئے ثوابِ عظیم اور اجرِ جزیل کا وعدہ ہے جو مصائب میں صبر واحتساب کا دامن تھامے رکھے۔

فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾ [الزمر: ۱۰]

یقیناصبر کرنے والے ہی کو ان کا پورا پورا اجر دیا جاتا ہے۔

اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے طاعون کے بارے میں پوچھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ” طاعون (اللہ کا) عذاب ہے، وہ اسے جس پر چاہتا ہے بھیج دیتا ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کو اہل ایمان کے لیے باعث رحمت بنا دیا؛ اب کوئی بھی اللہ کا بندہ اگر صبر کے ساتھ اس شہر میں ٹھہرا رہے جہاں طاعون پھوٹ پڑا ہو اور یقین رکھتا ہو کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے لکھ دیا ہے وہ اس کو ضرور پہنچ کر رہے گا تو اس کو شہید کے برابر ثواب ملے گا“۔[صحيح البخاري: ۵۷۳۴]

اللہ سے دعا گو ہوں کہ وہ ہمیں ایسے اعمال و اقوال کو بروئے کار لانے کی توفیق دے جن سے وہ راضی اور خوش ہوتا ہے، اللہ کا قول برحق ہے اور وہی راہِ راست کی ہدایت دینے والا ہے۔

والحمدُ لله وَحْدَه، وصلَّى الله على نبيِّنا محمد وآله وصحبه وسلم .